روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۰ صفر ۱۴۱۳ھ، ۲۰ ظہور ۱۳۷۱ہش، ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۰

تقویٰ ایک مضبوط قلعہ ہے

"ہر قسم کے فِتن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بد اعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے۔ جو تقویٰ کی چار دیواری کے اندر داخل ہوگیا۔ وہ اس قسم کے فِتنوں اور فسادوں اور بد عملیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہوگیا۔"

(خطبہ حضرت امام جماعت الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے مگر دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارقِ عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۶)

"شیخ نظام الدین رحؒ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا۔ اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا۔ اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوئے اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ مَیں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ مَیں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۶)

اعلان دارالقضاء

(نادر علی صاحب بابت ترکہ محمد خان صاحب)

مکرم نادر علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد خان صاحب ولد گوہر خان صاحب قوم جوٹ سکنہ چک نمبر ۲/N.P تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ وہ پلاٹ نمبر ۱۷/۲ رقبہ تقریباً ۱۱ مرلہ عقب فضل عمر ہسپتال میں ۱/۴ حصہ کے مقاطعہ گیر ہیں۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱:۔ مکرم عنائت اللہ صاحب — بیٹا
۲:۔ " نادر علی صاحب — "
۳:۔ " محمد اسلم صاحب — "
۴:۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ — بیٹی
۵:۔ " رسول بی بی صاحبہ — "
۶:۔ " نسیم اختر صاحبہ — "
۷:۔ " سکینہ بی بی صاحبہ — "
۸:۔ " بہشتاں بی بی صاحبہ — بیوہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس منتقلی پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء

تمہاری مسکراہٹوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رحمت ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

"جس ملک میں خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف دکھ پہنچانے کی ذہنیت زیادہ ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کیا کرتی اور خدا کو نہ پہچاننے والے اور اس کا عرفان نہ رکھنے والے بھی اگر اس اصول کو سمجھنے لگیں (خواہ وہ یہ نہ بھی سمجھیں کہ خدا نے یہ اصول قائم کئے ہیں) لیکن اس اصول کو سمجھنے لگیں کہ دنیوی ترقیات کے لئے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں تاکہ ہر فرد کے دکھوں کو دور کیا جائے تب ہی ملک کی حالت سُدھر سکتی ہے کیونکہ اگر ہر فرد دکھی ہوگا تو وہ قوم خوشحال کیسے ہوگی، اس کے چہروں پر مسکراہٹیں کیسے آئیں گی۔ یہ تو الٰہی جماعتوں کی استثنائی حالت ہے کہ دنیا والے سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں دکھ پہنچا رہے ہیں۔ مگر ان کے چہروں پر اسی طرح مسکراہٹیں ہوتی ہیں جس طرح پہلے تھیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ الٰہی سلسلوں کی مسکراہٹوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رحمت ہوتی ہے۔ کوئی دنیوی وجہ ان کی مسکراہٹوں کی نہیں ہوتی۔ اس لئے دنیا ان کی مسکراہٹیں نہیں چھین سکتی۔ خدا تعالیٰ کا پیار ان کی مسکراہٹوں کا منبع ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو دنیا کی کوئی طاقت ان سے چھین نہیں سکتی۔ دنیا سمجھتی ہے کہ اس نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا مگر ان کے دل خدا تعالیٰ کے پیار سے اس طرح بھرے ہوتے ہیں کہ ان کے روئیں روئیں سے اس کی لذت اور سرور پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا ہوتا ہے پس ان دو آیات ... سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو دوسروں کو دکھ دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرے اور قوم کو ایسی ذہنیت سے محفوظ رکھے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہر غیر کو بھی سکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سکھ پہنچانے کے لئے کسی احمدی کی تلاش کی جائے۔ بلکہ اُسے دیکھنا چاہیئے کہ اسے سکھ پہنچانے کے لئے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حِس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے۔ دنیا سے دکھ دور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ اگر وہ دنیا میں دکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"

(فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۲۰۔ اگست ۱۹۹۲ء

خدا کا ڈر۔ اور اسکی محبّت

عام حالات میں تو انسان جس سے ڈرتا ہے اس سے محبّت کرنا مشکل جانتا ہے اور جس سے محبت کرتا ہے اس سے ڈرنے کے معنے اسے سمجھ نہیں آتے۔ ڈر ایسی بات ہے جو انسان اس سے جس سے وہ ڈرتا ہے دُور رکھتی ہے۔ اور محبّت ایسی بات ہے جو اسے اس شخص کے قریب لے آتی ہے جس سے وہ محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن کیا ڈر اور محبت کو اکٹھا بھی کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جس سے ڈرتا ہے۔ اس سے محبت بھی کرے یا جس سے محبّت کرتا ہے اس سے ڈرے بھی۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ ڈر اور محبت کو اس طرح اکٹھا کیا جا سکتا ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ مَیں ڈرتا اس بات سے ہوں کہ جس سے محبت کرتا ہوں اس کے خلافِ منشاء کوئی بات نہ کر بیٹھوں اور محبت کے متعلق سمجھے کہ یہی تو وہ بات ہے جو مجھے ایسی بات سے روکتی ہے جو اس شخص کو ناپسند ہو جس سے مَیں محبت کرتا ہوں۔

دراصل اس بات کی سمجھ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے تعلق میں آتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں لیکن یہ ایسا ڈر نہیں کہ اس سے دُور بھگا دے۔ بلکہ یہ ایسا ڈر ہے کہ کوئی بات اس کے خلافِ منشاء نہ ہو جائے۔ ہم اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ اور اگر خدا نخواستہ کسی وقت اس کے کسی حکم کی تعمیل نہ کر سکیں تو اس کی ناراضگی سے ڈریں۔ اسی طرح اس سے محبت کریں اور وہ اس لئے کہ جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی بات مانی جاتی ہے۔ ہماری خدا تعالیٰ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اسی کی رضا کے مطابق زندگی بسر کریں۔ وہ کریں جو وہ کہتا ہے اور اس طرح اس سے اپنی محبت کا اظہار کریں۔ اور اس کی محبت حاصل کریں۔

اگر ہم ان دونوں باتوں کو پیش نظر رکھیں تو یقیناً ہم نیکی کرنے پر آمادہ ہونگے اور ہر بُرائی سے اس طرح بھاگیں گے جس طرح زہر سے۔ کیونکہ بُرائی زہر ہے۔ گناہ زہر ہے۔ اور بُرائی اور گناہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی ہی کا نام ہے۔ ہمارے ہر کام کی بنیاد یہی دو باتیں ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا حصول اور اس کی ناراضگی سے پرہیز۔ ایسا کرنے سے نہ صرف ہم خدا تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ بلکہ چونکہ یہ راستہ صحیح ہے اور یہی صحیح راستہ ہے۔ اس لئے اس پر چلنے سے ماحول کو بھی خوشگوار بنا سکتے ہیں۔ اور ماحول میں رہنے والوں کو ایک سبق بھی پڑھا سکتے ہیں۔ کہ خدا کے ہو کر رہو۔ خدا کی رضا حاصل کرو۔ اور اسکی رضا کے مطابق زندگی گذارو۔ اس نئی صدی میں ہمیں اسی بات کی طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔

تری عیال ہے سارا جہان اَے مَولا
عطا سبھی کو ہو امن و امان اَے مَولا
ہمارے دوست ہیں سارے سیاہ ہوں کہ سفید
شرف ہے ان کا ہمارا نشان اَے مَولا

ــــــــ ابوالاقبال

محبّت کا سارا جہاں آپ کا ہے
زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے

شب و روز کی گردشوں پہ نہ جائیں
زماں آپ کا ہے مکاں آپ کا ہے

تماشائے محمل بیاباں بیاباں
جرس آپ کی کارواں آپ کا ہے

یہ آنسو یہ تارے یہ آہیں یہ بادل
شرر آپ کے ہیں دُھواں آپ کا ہے

فقط خاک و خوں رزم ہستی میں میرے
عَلَم آپ کا ہے نشاں آپ کا ہے

مِری زندگی بے حقیقت فسانہ
فسانے کا رنگیں بیاں آپ کا ہے

نہیں گر نصیرِ حزیں اَب تو کیا غم
یہ سب حلقۂ عاشقاں آپ کا ہے

ڈاکٹر نصیر احمد خان

دُنیا کی سیر کریں لیکن مزے خدا تعالیٰ کے اٹھائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ جو فرمایا کہ (اللہ کی حمد اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کرو۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے) تو اس میں غور کرنے کی کھڑکیاں ہمارے سامنے کھول دیں۔ فرمایا کہ موسموں کے بدلنے پر غور کرو۔ دن اور رات کے بدلنے پر غور کرو۔ ان کی بدلتی ہوئی نسبتوں پر غور کرو اور یہ معلوم کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہ کیا تغیّرات برپا ہو رہے ہوتے ہیں جو ربوبیت کے جلوے تم تک پہنچانے میں مددگار ہوتے ہیں یا جن کے ذریعے ربوبیت اس دُنیا میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کون سے تغیّرات لازم ہوتے ہیں۔ جو سورج کو غروب کرنے پر مجبور کرتے ہیں ورنہ زندگی اس دُنیا میں باقی نہ رہ سکتی اور ربوبیت کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس سورج کے طلوع سے بھی ربوبیّت کا تعلق ہے اور سورج کے غروب سے بھی ربوبیّت کا تعلق ہے اور وقت کے بدلنے کے ساتھ ربوبیّت مختلف رنگ میں جلوہ گر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ امام جماعت (الثانی)

تلقینِ عمل

ایک اور خیال مجھے بتایا گیا ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ (امام) سے چونکہ اختلاف جائز ہے اس لئے ہمیں ان سے فلاں فلاں بات میں اختلاف ہے۔ میں نے ہی پہلے اسی بات کو پیش کیا تھا اور میں اب بھی پیش کرتا ہوں کہ (امام) سے اختلاف جائز ہے مگر ہر بات کا ایک مفہوم ہوتا ہے۔ اس سے بڑھنا دانائی اور عقلمندی کی علامت نہیں ہے۔ دیکھو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ڈاکٹر کی ہر رائے درست ہوتی ہے ہرگز نہیں۔ ڈاکٹر بیسیوں دفعہ غلطی کرتے ہیں مگر باوجود اس کے کوئی یہ نہیں کہتا کہ چونکہ ڈاکٹر کی رائے بھی غلط ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اپنا نسخہ آپ تجویز کریں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ڈاکٹر نے ڈاکٹری کا کام باقاعدہ طور پر سیکھا ہے اور اس کی رائے ہم سے اعلیٰ ہے۔ اسی طرح وکیل بیسیوں دفعہ غلطی کر جاتے ہیں مگر مقدمات میں انہی کی رائے کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص کوئی کام زیادہ جانتا ہے۔ اس میں اس کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔ پس اختلاف کی بھی کوئی حدبندی ہونی چاہئے۔ ایک شخص جو امام کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ اسے سمجھنا چاہئے کہ امام خدا مقرر کرتا ہے اور امام کا کام دن رات لوگوں کی رہنمائی اور دینی مسائل میں غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کی رائے کا دینی مسائل میں احترام ضروری ہے۔ اور اس کی رائے سے اختلاف اسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنے والے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے وہی درست ہے۔ پھر یہ بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو (امام) کے سامنے پیش کرے اور بتائے کہ فلاں بات کے متعلق مجھے یہ شبہ ہے۔ اور (امام) سے وہ شبہ دور کرائے۔ جس طرح ڈاکٹر کو بھی مریض کہہ دیا کرتا ہے کہ مجھے یہ تکلیف ہے آپ بیماری کے متعلق مزید غور کریں۔ پس اختلاف کرنے والے کا فرض ہے کہ جس بات میں اسے اختلاف ہو اسے (امام) کے سامنے پیش کرے نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے ورنہ اگر یہ بات جائز قرار دی جائے کہ جو بات کسی کے دل میں آئے وہی بیان کرنی شروع کر دے تو پھر دینِ حق کا کچھ بھی باقی نہ رہے کیونکہ ہر شخص میں صحیح فیصلہ کی طاقت نہیں ہوتی ورنہ قرآن شریف میں یہ نہ آتا کہ جب امن یا خوف کی کوئی بات سنو تو اولی الامر کے پاس لے جاؤ۔ کیا اولی الامر غلطی نہیں کرتے۔ کرتے ہیں مگر ان کی رائے کو احترام بخشا گیا ہے اور جب ان کی رائے کا احترام کیا گیا ہے تو (آئمہ) کی رائے کا احترام کیوں نہ ہو۔ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ ہر بات کے متعلق صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تقویٰ کے لئے ...۱ بیویاں بھی کرے تو اس کے لئے جائز ہے۔ ایک شخص نے یہ بات سن کر دوسرے لوگوں میں آکر بیان کیا کہ اب چار بیویاں کرنے کی حد نہ رہی۔ سو تک انسان کر سکتا ہے۔ اور یہ بات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرما دی ہے۔ آپ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میری تو اس سے یہ مراد تھی کہ اگر کسی کی بیویاں مرتی جائیں تو خواہ اس کی عمر کوئی ہو تقویٰ کے لئے شادیاں کر سکتا ہے۔

پس ہر شخص ہر بات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا اور جماعت کے اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ اگر کسی کو کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے (امام) کے سامنے پیش کرے۔ اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دے کر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے۔ اسے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر بات کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ یہاں ہر دفعہ ایسا ہوا ہے کہ جلسوں کا پروگرام اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے وقت نہیں بچتا۔ حالانکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اس لئے قائم کی گئی ہے کہ ہر چیز حساب کی طرح ہر ممبر کو یاد ہو۔ وہ جب بھی کوئی پروگرام بنائیں انہیں علم ہونا چاہئے کہ فلاں کام پر کتنا وقت لگے گا۔ فلاں پر کتنا لگے گا۔ ہم نے فلاں سے کتنی دیر تقریر کرانی ہے تو ہمارے پروگرام کے مطابق اس کے لئے کتنا وقت بچتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جب یہ جلسہ ہوا کرے خدام کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں کہ وقت کی تقسیم کیسے ہو گی۔ پروگرام کا ہمیشہ ناقص ہونا انتظام کی کمی پر دلالت کرتا ہے۔ عید کے روز بھی جب مصافحہ کے وقت انتظام کے لئے میں نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو بلایا تو انہوں نے جو طریق اختیار کیا وہ ماہر فن کا طریق نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کام تو ہو گیا۔ مگر ایسا نہیں جس کی ان سے امید کی جا سکتی تھی۔ اگر ایسا انتظام وہ قادیان میں کرتے تو یقیناً ناکام رہتے۔ میرے نزدیک جب خدام میں یہ تنظیم پایا جاتا ہے کہ ہر نو خدام کا ایک گروپ لیڈر ہے تو قائد کو جو کام کرنا چاہئے تھا۔ وہ یہ تھا کہ وہ اپنے دو سائقین کو بلاتے اور انہیں حکم دیتے کہ تم میں سے ایک اس طرف کا انتظام کرے اور دوسرا دوسری طرف کا۔ بہرحال ہر چیز نظام کے نیچے آنی چاہئے۔ ورنہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم کرنے کی غرض و غایت پوری نہیں ہو سکتی۔ پھر میرے نزدیک دعوتوں میں جس طرح پھل رکھا جاتا ہے اس سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ چیز کا بھی ضیاع ہوتا ہے کلمۂ حکمت صاحب ایمان کی ملکیت ہے جہاں اسے دیکھے لے ہمارے ہاں تو رواج نہیں مگر یورپین ممالک میں ایک بفے سسٹم ہوتا ہے۔ وہ اس جیسے مواقع پر بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ صرف دو میزیں رکھ کر ان پر پھل لگا دیا جاتا اور پھر مدعوئین کو کہہ دیا جاتا کہ آئیے جو پسند ہو کھا لیجئے اس طرح بڑی آسانی سے یہ کام دس منٹ میں ختم ہو جاتا اور جلسے کی اصل غرض کے لئے زیادہ وقت بچ جاتا سرو کرنے اور پھل اٹھا کر لانے کا وقت بھی ضائع نہ ہوتا میرے نزدیک آئندہ اس قسم کی تقریبات کا انتظام بفے سسٹم کی طرز پر ہونا چاہئے۔ تاکہ اخراجات بھی کم ہوں اور وقت بھی کم خرچ ہو۔ نظم کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اور لوگ تو محض رسم کے طور پر ان موقعوں پر نظم پڑھ دیتے ہیں۔ مگر ہمارا ظاہری رسوم سے کوئی تعلق نہیں ہماری ان موقعوں پر نظمیں پڑھنے سے کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور وہ مختلف مواقع کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض دفعہ میں بھی نظم کہہ دیتا ہوں اور دوسرے لوگ بھی مختلف نظمیں پڑھ دیتے ہیں۔ چونکہ اس موقعہ پر مختلف خیالات کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ہر مضمون کی نظم وہاں سج جاتی ہے۔ مگر جب طلباء اور خدام میں نظم پڑھی جاتی ہو تو نظم ان کے مناسب حال پڑھی جانی ضروری ہوتی ہے خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ ہر مجلس میں تعلیم کا ایک سیکرٹری مقرر کریں جس کا ایک کام یہ بھی ہو کہ وہ جلسوں کے لئے نظموں اور مضامین کا انتخاب کیا کرے۔ اور یہ مدنظر رکھے کہ نظمیں دعائیہ اور جوش پیدا کرنے والی ہوں۔ مثلاً پروگرام شروع ہونے سے پہلے کوئی خادم میری ایک نظم پڑھ رہا تھا۔ جس میں تمام جیسے دعائیہ فقرات تھے۔ اس قسم کی نظم طلباء اور خدام کے لئے مفید ہو سکتی ہے لیکن ایک عام تصوف کی نظم ان کے لئے زیادہ کار آمد نہیں ہو سکتی اور اس سے جوش دلانے کی غرض بھی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے آئندہ یہ خیال رکھا جائے کہ ایسے مواقع پر ایسی نظمیں لکھی جائیں جو دعائیہ اور جوش دلانے والی ہوں۔ اور پھر سارے خدام پڑھنے والے کے ساتھ ساتھ انہیں دہراتے چلے جائیں۔ اس سے طبائع میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور سننے والے مضمون کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تو سننے والے کی صرف اس طرف توجہ ہوتی ہے کہ پڑھنے والے کی تال اور سُر کیا ہے اور اس کی آواز کیسی ہے آواز اچھی ہو گی تو وہ تعریف کر دیں گے۔ لیکن اگر سننے والا سمجھتا ہو کہ یہ دعا ہے تو وہ اس کے مفہوم کو جذب کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس آئندہ یہ ہونا چاہئے کہ جب نظم پڑھنے والا نظم پڑھے تو دوسرے بھی اس کے ساتھ شریک ہوں اور ساتھ ساتھ دعائیہ الفاظ کو دہرائیں اس طرح دعا کی عادت بھی پڑے گی۔ اور ذمہ داری اٹھانے کا احساس بھی پیدا ہو گا۔

(فرمودہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۰ء)

حکمت کی باتیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی نے مطالعہ کی غرض سے اندرونِ ملک (ہندوستان) کے ایک سفر میں بعض دینی مدارس دیکھے۔ اس سفر میں آپ کے ہمراہ "مولانا سید سرور شاہ صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، حافظ روشن علی صاحب، سید عبدالحی عرب صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون ۔ سین

ایران کی باتیں

عابد تہامی جنہوں نے امام خمینی کی تیسری برسی کی تقریبات میں شرکت کی کہتے ہیں گو ایران میں مردوں کے لحاظ سے خواتین کی تعداد زیادہ ہے اور بازاروں شاپنگ سنٹروں دفاتر میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی دکھائی دیتی ہیں اور "حجاب" قطعی طور پر اس راستے میں رکاوٹ نہیں گو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حجاب ایران کی خواتین کا لباس بن چکا ہے مگر میں کہوں گا کہ اگر یہ لباس بھی ہے تو بہت اچھا ہے ۔ کیونکہ وہاں ہمیں شریعت پر عمل داری نظر آتی ہے ۔ اور امیر غریب اونچے نیچے طبقے کی وہ تفریق نظر نہیں آتی جو دوسرے بعض مسلمان ممالک میں موجود ہے ایران کے اس چند روزہ دورے پر میں نے جو دوسری چیزیں محسوس کی ہیں ان کا بھی یہاں مختصراً ذکر ضروری سمجھتا ہوں تہران کی سڑکوں پر چلتے ہوئے ہمیں تحفظ کا ایک احساس ہوتا ہے ۔ پورے تہران میں ہمیں کہیں بھی پان کی دوکان نظر نہیں آتی ۔ چند ایک سگرٹوں کی دوکانیں ہیں ۔ ایران کے مرد بہت کم سگریٹ پیتے ہیں ۔ چند ایک خواتین بھی ہوٹلوں میں یا گھروں میں بیٹھ کر سگریٹ پیتی نظر آتی ہیں ۔ تہران میں نہ تو پولیس دکھائی دیتی ہے ۔ اور نہ ہی کوئی تھانہ نظر آیا ۔ چند ایک ٹریفک پولیس کے لوگ ہیں اور کیا مجال جو کوئی شخص بھی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا نظر آئے تہران میں کسی بھی خاتون سے بات کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا اور اگر کسی سے آپ معلومات حاصل کرنا چاہیں تو وہ بہت خندہ پیشانی سے پیش آتی ہیں ۔ تہران کو تقریبات کے لئے سرکاری طور پر سجایا گیا تھا عام لوگ فضول خرچی سے پرہیز کرتے ہیں ۔ بعض لوگ خمینائی کی نسبت رفسنجانی کو پسند کرتے ہیں ۔ امام خمینی کی وفات سے قبل امریکی ڈالر اور امریکہ کا نام بھی نہیں لیا جا سکتا تھا ۔ مگر اب کچھ لوگ امریکہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں خصوصاً وہ خواتین جن کی عمر پچاس اور ستر سال کے درمیان ہے ۔ اور جنہوں نے شاہ کے دور میں امریکہ کی سیر کی ہوئی ہے ان کے بچے بھی اس چیز کی خواہش رکھتے ہیں تہران میں امریکی ڈالر کی قدر بھی زیادہ ہے اگر آپ ٹیکسی ڈرائیور وغیرہ کو امریکی ڈالر دیں تو وہ زیادہ خوشی سے لیتا ہے ۔ بعض لوگ مہنگائی کا رونا بھی روتے ہیں ۔ بعض لوگ تنخواہیں کم ہونے کی شکایت بھی کرتے ہیں وہاں لوگ اپنی فیملی کو بہت زیادہ وقت دیتے ہیں جمعے کے دن اکثر لوگ اپنی فیملی کے ہمراہ پارکوں میں پک نک مناتے ہوئے خوش وخرم دکھائی دیتے ہیں ۔ ایران میں زیادہ تر مصنوعات ایران کی اپنی بنی ہوئی دکھائی دیتی ہیں ۔ چند ایک چیزیں جن میں الیکٹرانک کا سامان شامل ہے ۔ جاپان اور اٹلی کی دکھائی دیتی ہیں ۔ ایک اور چیز بڑی قابل ذکر ہے کہ رفسنجانی کی آمد کے بعد ایران تھوڑا سا لبرل ہو گیا ہے ۔ آٹھ سال کی جنگ کے باوجود صنعتی ترقی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ لیکن ایک چیز بڑی اہم ہے کہ وہاں ہمیں پاکستان کی طرح فرقہ بندی نظر نہیں آتی ۔

محترمہ خالدہ ضیاء کا دورہ

شالامار باغ میں ایک استقبالیئے کی تقریب پر لاہور کے میئر میاں عبدالمجید کی ایک تقریر کے جواب میں بنگلہ دیشی وزیراعظم خالدہ ضیاء نے کہا کہ ان کا دورہ پاکستان نہایت کامیاب رہا ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے آپس کے تعلقات پر بہت اچھا اثر پڑے گا ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہمارے دونوں ملک مذہب ثقافت بھائی چارے میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں ۔ بیگم ضیاء نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک میں اقتصادی میدان میں مزید قریب آنے کی ضرورت ہے ۔ شالامار باغ کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ فنکاری اور خوبصورتی کا مغلوں کا شاہکار ہے آپ نے استقبالیہ کے متعلق کہا کہ وہ اس سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہیں ۔ بنگلہ دیشی باشندوں کی طرف سے آپ نے پاکستانی بھائی بہنوں کو پیغام اخوت پہنچایا ۔ انہوں نے کہا کہ لاہور کی جس طرح جدید خطوط پر تعمیر کی جا رہی ہے یہ لاہوریوں کے جذبہ تعمیر کی ترقی کی غماز ہے ۔ اس موقعہ پر آپ نے قومی شاعر علامہ محمد اقبال کا بھی ذکر کیا اور انہیں داد و تحسین پیش کی ۔

بنگلہ دیش/پاکستان

بنگلہ دیش کے وزیر اعظم اور پاکستان کے وزیر اعظم نے اپنی گفت و شنید کے دوران اس ارادے کا اظہار کیا کہ تنظیم اسلامی کانفرنس اور سارک کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کی جانی چاہیئے ۔ دونوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کی مضبوطی سے اسلامی ریاستوں کو مجموعی طور پر فائدہ ہوگا ۔ اور علاقائی طور پر بھی یہ ریاستیں ایک دوسرے کے قریب آ کر ایک دوسرے کی حقیقی مدد کا باعث ہوں گی ۔ سارک کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی علاقائی تنظیم ہے ۔ جس سے نہ صرف انفرادی طور پر اس کے اراکین کو فائدہ ہوگا بلکہ مجموعی طور پر اس علاقے کے مضبوطی کا باعث بھی بنے گی ۔ انہوں نے کہا کہ سارک ہم سب کی امیدوں کی آماجگاہ ہے اور ہم اسے جتنا بھی مضبوط بنا سکیں ہم سب کے لئے مفید ثابت ہو گا ۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ۔ ان کا جاری رکھنا از حد ضروری ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ان کوششوں کو تیز تر کیا جا سکے ۔ تو مشرق وسطیٰ کے لئے مفید ثابت ہوگا ۔ اس گفت و شنید میں افغانستان پر بھی تبادلۂ خیال ہوا اور دونوں نے اس خوشی کا اظہار کیا کہ افغانی بھائیوں کو آزادی نصیب ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی مختلف دھڑوں کی آپس میں لڑائیوں پر انہوں نے پریشانی کا اظہار بھی کیا ۔ کشمیر میں جو تشدد جاری ہے اس کے متعلق بھی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان گفت و شنید کے ذریعے یہ قضیہ طے ہو جانا چاہیئے اس علاقے کے دیگر ممالک کے آپس کے بہتر تعلقات پر خوشی کا اظہار کیا گیا جیسا کہ توقع تھی اس گفت و شنید میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے اثاثوں کا بھی ذکر آیا ۔ اسی طرح ان پاکستانیوں کا جنہیں بنگلہ دیش سے واپس پاکستان لانے کے لئے ایک عرصہ سے کوششیں جاری ہیں ۔

سکاؤٹ جمبوری

چھٹی اسلامک جمبوری کا انعقاد اسلام آباد میں ۲۳ ، اگست سے ۳۰ ، اگست تک ہونا قرار پایا ہے ۔ اس جمبوری کے علاوہ اس موقعہ پر چوتھی اسلامی سکاؤٹ کانفرنس کا بھی انعقاد ہوگا ۔ جہاں تک جمبوری کے افتتاح کا تعلق ہے ۔ ۲۳ ، اگست کو وزیر اعظم پاکستان اس کا افتتاح کریں گے اور سکاؤٹ کانفرنس کا افتتاح صدر پاکستان کریں گے ۔ تقریباً چھ سو سکاؤٹ اور سکاؤٹ لیڈرز جن کا تعلق ۳۶ ، مسلمان ممالک سے ہے اور ۴۰۰ ، سکاؤٹس خاص طور پر پاکستان سے اس جمبوری میں شریک ہوں گے ۔ ان کے علاوہ غیر مسلم ممالک سے ۲۰۰ ، مسلمان سکاؤٹس کی شمولیت کا بھی امکان ہے ۔ ان میں نئی وسطی ایشیائی ریاستیں بھی شامل ہیں جو غیر سرکاری طور پر جمبوری میں حصہ لیں گی ۔ اس جمبوری کا مطمح نظر اس بات میں واضح کیا گیا ہے کہ "ہم متحد ہیں" ۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ جب تک ہم سب کے سب متحد نہ ہوں ۔ ہماری کامیابی غیر یقینی ہو سکتی ہے ۔ اس جمبوری کا نشان اسلامی روح کا غماز ہے ۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوئی غیر عرب اسلامی ملک اتنے بڑے عالمی واقعہ کی میزبانی کر رہا ہے ۔ سب سے پہلی اسلامی سکاؤٹ کانفرنس ۱۹۸۲ء میں قطر میں ہوئی تھی ۔ دوسری ۱۹۸۷ء میں مصر میں اور تیسری ۱۹۸۹ء میں اردن میں کہتے ہیں کہ یہی پاکستان کے اعزاز کا باعث ہوگا کہ اس موقعہ پر یونین مسلم سکاؤٹس کا دستور تیار کیا جائے گا اور اسی جمبوری کے ماتحت نوجوانوں کا ایک فورم تشکیل دیا جائے گا ۔ جہاں یہ لوگ اپنے خیالات کا تبادلہ کر سکا کریں گے ۔ جہاں تک چوتھی اسلامی سکاؤٹس کا تعلق ہے اس موقعہ پر یہ بات بھی زیر بحث آئے گی کہ وسطی ایشیائی ریاستوں کو یونین مسلم سکاؤٹس میں شامل کیا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم کی سیاست میں واپسی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی خودنوشت سوانح سے ایک اقتباس

لکھتے ہیں۔ "قائداعظم محمد علی جناح نے ۱۹۳۸ء میں بمقام علی گڑھ ایک تقریر کے دوران فرمایا کہ گول میز کانفرنس کے اجلاسوں میں مجھے اپنی زندگی کے سب سے بڑے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ جونہی خطرہ کے آثار نمایاں ہوئے۔ ہندو ذہنیت دل و دماغ کے اعتبار سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اتحاد کا امکان ہی ختم ہوگیا۔ اب میں مایوس ہوچکا تھا مسلمان بے سہارا اور ڈانواں ڈول ہو رہے تھے کبھی حکومت کے یار وفاداران کی راہ نمائی کے لئے میدان میں آموجود ہوتے تھے کبھی کانگریس کے نیازمندانِ خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے تھے۔ جب کبھی مسلمانوں کو منظم کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک طرف ٹوڈیوں اور پٹھوؤں نے اور دوسری طرف کانگریس میں شامل غداروں نے یہ کوششیں ناکام بنادیں۔ اس لئے مجھے محسوس ہونے لگا کہ ان حالات میں نہ تو میں ہندوستان کی خدمت کرسکتا ہوں۔ نہ ہندو ذہنیت کو بدل سکتا ہوں اور نہ مسلمانوں کو ان کی نازک حالت سے خبردار کرسکتا ہوں۔ میں اس حد تک مایوس ہوگیا اور میرے قلق کا یہ عالم تھا کہ میں نے انگلستان میں رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ اقدام اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ میرے دل میں ہندوستان کے ساتھ محبت نہ رہی تھی بلکہ اس کی وجہ اصلاحِ احوال سے میری عاجزی تھی۔" "جناح"۔ مصنفہ ہاکٹر بولیتھو لنڈن ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۰۰۔

مندرجہ بالا بیان کے مطابق قائداعظم محمد علی جناح نے لنڈن (ویسٹ ہیتھ ہاؤس ہیمپسٹیڈ) میں رہائش اختیار کرلی اور وکالت شروع کردی۔

میں نے قائداعظم سے مارچ ۱۹۳۳ء میں ان کے دفتر واقع کنگز بنچ ویلو۔ لنڈن میں ملاقات کی اور تین گھنٹوں کی بحث و تمحیص کے بعد انہیں اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہوگیا کہ مسلمانانِ ہند کی خدمت کے لئے وہ پھر پبلک میں آئیں۔ قائداعظم میری درخواست پر "ہندوستان کا مستقبل" کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے رضامند ہوگئے۔ اور میں نے ۶۳ میلروز روڈ لنڈن میں تقریر کے لئے انتظامات کروادیئے۔

پریس میں تقریر کا چرچا

ہندوستان کے مسلمان راہنما ایم اے جناح نے امام درد کی دعوت پر تقریر کی جس کا موضوع تھا "ہندوستان کا مستقبل" انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان سماجی، اقتصادی اور سیاسی طور پر ترقی کر رہا ہے اور ملک میں ایک نئی سیاسی زندگی اُبھر رہی ہے۔ لیکن تاوقتیکہ ایک معقول حد تک سیلف گورنمنٹ نہ دی جائے اطمینان یا امن کی اُمید رکھنا عبث ہے حالات نے یہ صورت اختیار کرلی ہے کہ انگریزی راج یا سلطنتِ برطانیہ کے اندر رہتے ہوئے ہندوستانی راج میں سے ایک کو اختیار کرنے کا مسئلہ پیدا ہوچکا ہے۔

ہندوستان کو فریب

قرطاس ابیض کی تجاویز کو انہوں نے آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف قرار دیا اور فرمایا کہ انگریزوں کے لئے حقیقی تحفظ تو ہندوستانیوں کی نیک رائے میں ہے۔ قرطاسِ ابیض کی تجاویز تحفظ کے طور پر کارآمد نہیں ہوسکتیں کیونکہ اس کے ماتحت ہندوستان کا مستقبل درخشندہ نہیں ہوسکتا۔ ہندوستان تو انصاف پر مبنی اور حتمی فیصلہ کا خواہش مند ہے جو حقیقی معنوں میں سیلف گورنمنٹ حاصل ہونے سے ہوسکتا ہے۔ تا معقولیت پسند راہنما اعتدال پسند رائے عامہ کو اپنے گرد جمع کرکے دستور چلاسکیں۔ (اخبار "مدراس میل" ۷ اپریل ۱۹۳۳ء)

"ویمبلڈن۔ میلروز روڈ پر واقع ایک چھوٹی سی (بیت الفضل لندن) کی گراؤنڈ میں ایک بڑے مجمع سے مشہور ہندوستانی مسلمان راہنما نے خطاب کیا۔ تقریر کا موضوع تھا۔ "ہندوستان کا مستقبل"۔ سرنیر نے سٹیوارٹ سنڈیمان نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے ایک خاصی تعداد میں غیرمسلم بھی موجود تھے۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک قوم پرست کے نقطۂ نگاہ کے مطابق قرطاس ابیض اور اس میں مندرج تحفظات پر سخت تنقید کی۔ لیکن صاحبِ صدر نے اپنے جواب میں چرچل کے رویہ کو اپنایا اور اس کے نتیجہ میں سامعین میں سے بعض مسلمان طلباء نے مداخلت کی۔ اور آوازے کسے۔ لیکن بالآخر امام (بیت الفضل لندن) نے انہیں خاموش کروادیا۔" (اخبار "سنڈے ٹائمز" لنڈن ۹ اپریل ۱۹۳۳ء)۔

اس تقریر نے انگلستان اور ہندوستان دونوں ممالک میں زبردست تہلکہ مچا دیا۔ جس کے بعد نواب زادہ لیاقت علی خان اور ان کی بیگم قائداعظم کی خدمت میں جولائی ۱۹۳۳ء میں حاضر ہوئے اور ہندوستان واپس آنے کی درخواست کی۔ آخر آپ ہندوستان واپس تشریف لائے اور پاکستان کے حصول تک مسلمانوں کی کامیاب قیادت فرمائی۔ (غیر مطبوعہ)

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۴۷۵ تا ۵۰۰)

بقیہ: صفحہ ۲ سے آگے

جائے اور اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ عوام الناس کی بہبود کے کون کون سے کام ان سکاؤٹوں کی ذمہ داری ہونی چاہئیں۔

الجیریا کا حال

گذشتہ فروری میں الجیریا میں ایمرجنسی لگائی گئی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ اسلامک سالویشن فرنٹ نے الیکشن کا پہلا راؤنڈ غلط طریق سے جیتا ہے اور اس بات کا امکان تھا کہ دوسرا راؤنڈ بھی وہ اسی طرح جیت جائیں گے۔ چنانچہ اس ایمرجنسی کے نتیجہ میں اسلامک سالویشن فرنٹ کے اراکین اور حکومت کے اداروں خاص طور پر پولیس اور فوج کی آپس میں ٹھن گئی اور کہا جاتا ہے کہ اس وقت سے لے کر اب تک ایک سو کی تعداد میں پولیس اور پیراملٹری کے افراد ہلاک کئے جاچکے ہیں گذشتہ دنوں اس فرنٹ نے اپنے تحت الارض بلیٹین میں اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے سٹیٹ سیکورٹی کے وزیر کو گولی سے اڑا دینے کی کوشش کی تھی۔ جو کامیاب نہ ہوسکی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس بلیٹین میں کسی وقوعے کا اعتراف کیا ہے۔ مسٹر طولبا کے گھر گذشتہ دنوں اسلامک فرنٹ کے ایک مجاہد کو قتل کیا گیا تھا چنانچہ اس سلسلے میں جب ایک مقامی اخبار لے متین (LE MATIN) میں طولبا کے گھر کا پتہ شائع کیا گیا۔ تو اسے تین ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ طولبا کے گھر کا پتہ دے کر اسلامک فرنٹ والوں کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ وہ اپنا بدلہ چکائیں۔ اخبار کا یہ مقصد تھا یا نہیں لیکن دوسری طرف سے یہی کچھ سمجھا گیا اور اسی وجہ سے اسکی اشاعت تین ماہ کے لئے معطل کردی گئی۔ اب الجیریا میں اسلامک فرنٹ کے بہت سے اراکین پر مقدمات چلائے جارہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ایک سو کے قریب "مجرموں" کو پھانسی کی سزا سنادی گئی ہے۔

الطاف حسین کی فیکس

مہاجر قومی موومنٹ کے رہنما الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ تمام قومی مسائل سیاسی گفت و شنید کے ذریعے حل کرے۔ اور ہر ایسی طاقت کے اظہار سے گریز کرے جو بے لگام ہوکر جمہوری اصولوں کو پامال کرنے والی ہو۔ لندن میں انہوں نے گذشتہ روز ایک بیان جاری کیا جسے فیکس کے ذریعے کراچی کے اخبارات کو بھی بھیجا گیا اس بیان میں انہوں نے کہا کہ مہاجر قومی موومنٹ کا مقصد یہ ہے کہ وہ ملک کی بہبود کے لئے کام کرے اور مہاجر اور دیگر تمام لوگوں کو بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ فیوڈل سسٹم کا خاتمہ کرکے نچلے درجے اور درمیانے درجے کے لوگوں کو آگے لایا گیا ہے۔ اور ایسا کرنے کا سہرا مہاجر قومی موومنٹ کے سر ہے انہوں نے کہا کہ جہاں تک ملکی دستور کا تعلق ہے ہر سیاسی پارٹی کو اپنا کردار ادا کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ مہاجر قومی موومنٹ ایک محب وطن تحریک ہونے کے باوجود ایک ایسی تحریک جو جمہوریت پر یقین رکھتی ہے کو بزورِ قوت اپنا کردار ادا کرنے سے روکا جارہا ہے اور اس کا یہ کردار قیام امن اور جمہوریت سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت مہاجر قومی موومنٹ کو پس ڈالنے کے لئے بہت بڑی بڑی رقوم خرچ کر رہی ہے۔ لیکن انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ایسی کوئی سکیم اب یا مستقبل میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ ملک کے تمام باشندوں کے ساتھ مساوی بنیاد پر سلوک کرے انہوں نے اس بات کی مذمت کی کہ مہاجروں کو نوکریوں سے نکالا جارہا ہے اور مہاجر افسروں کو مختلف ذرائع سے تنگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کرنا ملک کی حکومت کے مفاد میں نہیں ہے

ہم سب کو اپنے اپنے ملک کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلشن مبارک احمد صدیقی ____ یاد رفتگان

مکرم محمود احمد صاحب صدیقی

میرے پیارے ابا جان محترم محمود احمد صدیقی دار العلوم غربی ربوہ ۲۵ مارچ ۱۹۹۲ء بعمر ۶۷ سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ (ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں) آپ حکیم محمد صدیق صاحب میانوی جو کہ رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے کے بیٹے تھے۔ پیارے ابا جان کی بے پناہ محبتوں اور شفقتوں کی چھوڑی ہوئی یادیں اور جدائی کا صدمہ دل و دماغ پر اس قدر ہے کہ ساری عمر اپنے شفیق والد کی یادوں میں گذار دیں تو حق ادا نہ ہوگا۔

آپ قیام پاکستان سے قبل ایئر فورس میں ملازم تھے۔ اور ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن کے موقع پر قادیان کے ہزاروں احمدی گھرانوں کو فوجی ٹرکوں کے ذریعہ پاکستان پہنچانے میں خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ ابا جان کی شخصیت نہایت پیاری تھی آپ کی شخصیت کا ہر ملنے والے پر گہرا اثر ہوتا۔ حلیم الطبع۔ کم گو۔ مہمان نواز۔ شفیق پیار کرنے والے نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ کسی کو تکلیف میں نہ دیکھ سکتے تھے۔

اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے۔ وفات سے ایک روز قبل خاکسارہ کے گھر ربوہ سے لاہور تشریف لائے اور مجھے اپنے گھر خوش و خرم دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

۲۵ مارچ صبح ڈیوٹی پر جانے کے لئے مسکراتے چہرہ سے سب گھر والوں کو سلامتی کا پیغام دیا دفتر الفضل میں کام کرتے ہوئے اللہ میاں کا بلاوا آگیا۔ ابا جان کو حضور کے کلاس فیلو ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضور کو خط لکھتے تو آخر میں ضرور لکھتے کہ پیارے آقا میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی اور بڑے پیار سے اپنے پاس بلا لیا۔ ابا جان اپنی اولاد کے لئے ایک خزانہ تھے دعائیں کرنے والے۔ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو سب گھر والوں کو اپنے پاس بلا کر سب سے مشورہ لیتے۔

خاکسارہ اپنے والد محترم کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) فرماتے ہیں:

"تم کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ گناہ شروع میں بہت چھوٹا ہے۔ اور آخر میں بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے بڑ کا بیج دیکھنے میں کتنا چھوٹا ہے لیکن پھر بعض جڑیں ایک ایک میل تک چلی گئی ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو اور بدی کو اس کے ابتداء میں چھوڑ دو۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۸۹)

بقیہ: ص۳ سے آگے

تھے۔ روانگی سے قبل یہ دن حصول دعا کے لئے حضرت مولانا نور الدین صاحب امام جماعت الاوّل کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:۔

"میں میاں صاحب کو تم پر امیر مقرر کرتا ہوں۔ میاں صاحب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ اللہ اور چشم پوشی سے عموماً کام لیں۔ بہت دعائیں کریں۔ جناب الٰہی میں گر جانے سے بڑے بڑے برکات اترتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنے اللہ کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ کوئی کام ان کی اجازت کے بدوں نہ کریں۔ علم کا گھمنڈ کوئی نہ کرے میں نے بھی علوم پڑھے ہیں۔ بعض وقت کوئی لفظ بھول بھی جاتا ہوں مگر خدا کے فضل سے خوب سمجھتا ہوں۔ بہت پڑھایا ہے اور پڑھاتا بھی ہوں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ محض علوم کچھ چیز نہیں۔ علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست۔ تم بھی اس علم کو حاصل کرو۔ یہی اپنا مقصد بناؤ۔ باقی علوم کچھ چیز نہیں ہوتے۔ ان کا گھمنڈ بھی نہ کرنا۔ دعا سے بہت کام لینا۔ میرا اپنا تجربہ ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے دل کو کھول دیتا ہے۔ اور آپ ہی اس مشکل کا حل بتا دیتا ہے۔ علماء سے ملو اگر کسی سے عمدہ بات ملے تو اسے فوراً لے لو۔ کیونکہ حکمت کی بات صاحب ایمان کی گم شدہ متاع ہے۔

ایک وضاحت

گذشتہ دنوں الفضل کے ادارہ نے احمدی صحافیوں سے گذارش کی تھی کہ مدیر الفضل سے رابطہ پیدا کریں اور اس سلسلہ میں اخبارات اور رسائل میں کام کرنے والے صحافیوں کے ساتھ فری لانسر کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔

ابھی کسی اور طرف سے تو کوئی پیغام نہیں ملا البتہ ایک دوست جو عزیز بھی ہیں۔ اور مکرم بھی الفضل کے دفتر میں تشریف لائے اور نہایت منکسر المزاجی کے ساتھ کہنے لگے کہ فری لانس اصل لفظ ہے لانسر تو ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو فوجی گھڑ سوار ایک نیزہ جس کے اوپر ایک چھوٹا سا جھنڈا بھی لگا ہوتا ہے لے کر جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ ان سے عرض کیا گیا کہ فری لانسر کا لفظ تیس کی دہائی میں بہت زیادہ استعمال ہوتا تھا۔ انہی دنوں کی یادیں یہاں بھی فری لانسر لکھ دیا گیا۔ اس معاملے میں ان سے زیادہ بات چیت تو نہیں ہوئی۔

لیکن اب ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ لانس اور لانسر میں یہ فرق انگریزی زبان کے اہل زبان کا لفظی امتیاز ہے جسے دور کیا جانا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ فری لانس جرنلسٹ کہنے کی بجائے اردو والے فری لانسر کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ لفظ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں اس لئے کہ ہماری مشرقی اقدار میں اور خاص طور پر ہمارے ادب میں یہ بات خاص طور پر کہی جاتی ہے کہ قلم تلوار (نیزہ کے بجے) سے زیادہ طاقتور ہے۔ یہ ہمارا مشرقی نظریہ ہے اور چونکہ انگریزی زبان والے اس سے نابلد ہیں اس لئے انہوں نے اس شخص کو جس کے ہاتھ میں نیزہ ہو اور گھوڑے پر سوار ہو اور جنگ کے لئے جا رہا ہو۔ اسے تو لانسر کہہ دیا اور جس کے ہاتھ میں قلم ہو اور وہ تحریر کے ذریعے تلوار ہی کا کام لے رہا ہو یا تحریر ہی سے نیزے کا کام لے رہا ہو اس کے لئے صرف لانس کا لفظ رہنے دیا حالانکہ وہ شخص جس کے ہاتھ میں قلم ہو اس کے مقابلے میں جس کے ہاتھ میں نیزہ ہے اور وہ گھوڑے پر سوار ہے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ ایک لمبے عرصے سے یہ بحث چلی آرہی ہے کہ قلم اور تلوار میں سے کون سی چیز زیادہ طاقتور ہے۔

اور اس قسم کی تقاریر میں نتیجہ ہمیشہ یہی نکالا جاتا ہے کہ قلم زیادہ طاقتور ہے۔ اس خیال کے پیش نظر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر گھڑ سوار نیزہ ہاتھ میں لئے ہوئے نوجوان کو لانسر کہا جاتا ہے تو ایسے شخص کو جس کے ہاتھ میں قلم ہو (جو صحافی ہے) اسے بھی لانسر کہا جانا چاہیئے اور آپ نے عربی کا یہ شعر سنا ہو گا۔

سہامی لَا تطیشُ بوقتِ حربٍ
وَسَیفِی لَا یُغَادِرُ فی القِتَالِ

یعنی میرے تیر لڑائی میں خطا نہیں ہوتے اور میری تلوار کسی کو نہیں چھوڑتی۔ یہ بات اس شخص نے کہی ہے جو سلطان القلم تھا۔ گویا کہ قلم تلوار بھی ہے اور نیزہ بھی ہے۔ پھر اگر کسی کے ہاتھ میں تلوار یا نیزہ ہو اسے لانس تک ہی کیوں محدود رکھا جائے اسے بھی لانسر کہنا چاہیئے۔

چونکہ یہ ہمارے عزیز دوست ہماری ہی طرح پنجابی ہیں۔ اس لئے ان سے تو شکوہ نہ کیا جا سکا لیکن اگر کوئی ہمارے کرم فرما انگریز دوست اس بات پر گفتگو کرتے تو ہم یہ ساری بات بتا کر ان سے شکوہ کرتے کہ آپ نے اہل قلم کو لانس تک رکھا اور اہل نیزہ کو لانسر تک پہنچا دیا۔ ایسا کیوں کیا۔ ممکن ہے وہ ہماری بات سن کر ہم سے متفق ہو جاتے کہ فری لانس جرنلسٹ کو فری لانسر کہنا نہ صرف غلط نہیں بلکہ درست ہے اور اس نوجوان کو جس کے ہاتھ میں نیزہ ہو اور وہ گھوڑے پر سوار ہو لانسر کہنے سے بھی زیادہ درست ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (۔۔۔۔) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ ص ۲۶۱-۲۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۲۵ میں

صفوان احمد ملک ولد ملک بشیر احمد صاحب اعوان قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳/۱۵ دار الیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک صفوان احمد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اکرام اللہ وصیت نمبر ۲۷۳۱۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ عبد الکریم وصیت نمبر ۲۶۵۹۷۔

مسل نمبر ۲۸۵۲۶ میں

چوہدری عبد الرحمٰن ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ بسراء پیشہ × عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۸۶ء ساکن کوارٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد چالیس ہزار روپے از فروخت زمین۔ اس وقت مجھے مبلغ /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت خورد و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری عبد الرحمٰن کوارٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یونس بھٹی کوارٹر نمبر ۳۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ قاری عاشق حسین وصیت نمبر ۲۳۷۱۳

مسل نمبر ۲۸۵۲۷ میں

حفاظت اللہ احمد ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۴ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۱۹۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حفاظت اللہ احمد ۲۲/۴ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عطاء اللہ وصیت نمبر ۶۵۴۶ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد سلطان اکبر وصیت نمبر ۱۲۹۹۸۔

مسل نمبر ۲۸۵۲۸ میں

امۃ الشافی زوجہ راجہ نصر اللہ خان صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶-A/۵ دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۱۰،۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۱۵ تولہ مالیتی /۴۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الشافی ۱۶-A/۵ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ راجہ نصر اللہ خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ راجہ محمد فیصل ۱۶-A/۵ دار الصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۲۹ میں

محمد فیصل راجہ ولد راجہ نصر اللہ خان قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶-A/۵ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد فیصل راجہ ۱۶-A/۵ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوبیدار عبد المنان وصیت نمبر ۵۳۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔

مسل نمبر ۲۸۵۳۰ میں

دُرِ ثمین سید صاحبہ زوجہ سید سجاد احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھگلہ ہاؤس دار الصدر غربی ربوہ حال جاپان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۲۳ تولہ مالیتی /۷۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم /۵۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰۰ ¥ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ دُرِ ثمین سید کوباکی جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید سجاد احمد وصیت نمبر ۲۴۴۲۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عقیلہ منیب وصیت نمبر ۲۳۶۱۶

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے۔ وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۹ اگست۔ دو دن کے خوشگوار موسم کے بعد آج صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے جس سے گرمی بڑھ رہی ہے۔

○ قومی اسمبلی نے شراب پر مکمل پابندی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی ہے یہ قرارداد جماعت اسلامی کے رکن حاجی محمد جاوید اقبال چیمہ نے پیش کی تھی۔

○ وزیر مملکت برائے خارجہ امور نے کہا ہے کہ بابری مسجد کو درپیش خطرات نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے گہری تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کو شہید کر کے اس کی جگہ رام جنم بھومی مندر کی تعمیر کا منصوبہ نہ تو مبنی بر انصاف ہے اور نہ ہی اخلاقی بنیادوں پر ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

○ وزیر اعظم کے خصوصی معاون اور پٹرولیم و قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ زرعی پالیسی کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

○ حکومت پاکستان نے گذشتہ روز ایک مرتبہ پھر کابل میں فوری جنگ بندی کی اپیل کی ہے۔ امور خارجہ کے وزیر مملکت نے قومی اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کسی مخصوص افغان گروپ یا لیڈر کا حامی نہیں۔

○ حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں آٹے کی قیمت میں ۵۰ پیسے فی کلوگرام کمی ہو گئی ہے۔

○ کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جھڑپوں سے مزید ۱۴ فوجی ہلاک ہو گئے۔ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ مقبوضہ علاقے کے جنوبی حصے میں حریت پسند بھیجنے کا بھارتی الزام پاکستان نے مسترد کر دیا ہے۔

○ اراکین سینٹ نے وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز کے اس بیان کا بڑا سخت نوٹس لیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ٹیلی فون کالوں پر ایکسائز ڈیوٹی واپس نہیں لی جائے گی۔ اراکین سینٹ اس بیان پر علامتی واک آؤٹ کرنا چاہتے تھے لیکن سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا۔

○ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ سیاسی استحکام کے لئے موجودہ حکومت کو ہٹا کر نئے انتخابات کرانا ضروری ہیں۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کے ظلم و ستم کا دور ابھی تک نہیں بھولے ہم پیچ کا ساتھ دیں گے۔

○ وزیر اعظم کی سربراہی میں قومی سرمایہ کاری کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ کونسل صنعتی ترقیاتی بورڈ کی جگہ لے گی۔ اور صرف صنعتوں کی بجائے تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کی جائے گی۔

○ کشمیری حریت پسندوں کے حملے سے ایک فوجی افسر سمیت ۸ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق امریکی صدارتی انتخاب کی دوڑ میں مخالف امیدوار بل کلنٹن کو صدر بش پر واضح برتری حاصل ہے۔

○ انڈونیشیا کی فوج کے سربراہ نے انتباہ کیا ہے کہ ستمبر میں غیر جانبدار ممالک کی سربراہ کانفرنس کو شدید خطرات لاحق ہیں بعض عناصر ذاتی سیاسی مفادات کی خاطر اسے سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بدین میں الذوالفقار کے خفیہ ٹھکانے پر چھاپہ مار کر ۷ تخریب کاروں کو گرفتار کر لیا اور گولہ و بارود کا بھاری ذخیرہ پکڑ لیا۔

○ امریکی صدر بش نے دعویٰ کیا ہے کہ صدارتی انتخاب بھاری اکثریت سے جیتونگا۔

○ منگل کے روز پاک بھارت تعلقات کے بارے میں پالیسی بیان پر وزیر اطلاعات عبدالستار لالیکا اور سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان کے درمیان نوک جھونک ہوئی۔ وزیر اطلاعات نے مسٹر لیاقت بلوچ کے ایک نکتہ اعتراض پر کہا کہ یہ درست نہیں ہے کہ بھارتی وزیر اعظم کے قابل اعتراض بیان پر ہمارا ردعمل سامنے نہیں آیا۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے بھارت میں اس پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سپیکر نے کہا ایوان میں یہ بیان دیا جانا چاہیئے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ جناب سپیکر میں آپ سے اتفاق نہیں کرتا۔

○ پاک بھارت مذاکرات میں پہلے ہی دن اختلافات منظر عام پر آ گئے دہلی میں دونوں ملکوں کے درمیان سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات ہو رہے ہیں۔

○ پاکستان کی ایک مذہبی سیاسی جماعت کی طرف سے کابل کے حالیہ حالات میں حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ گلبدین حکمت یار کا ساتھ دینے کے لئے سینکڑوں مسلح کارکنوں کا ایک دستہ افغانستان بھیج دیا ہے۔

○ گجرات، سیالکوٹ، شیخوپورہ اور دیگر شہروں میں شدید بارش ہوئی سیالکوٹ اور وزیر آباد کے درمیان ریل سروس بند ہے۔

○ کراچی میں اغوا اور فائرنگ کے واقعات میں کانسٹیبل سمیت ۳ افراد ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔ کراچی کے سٹی سٹیشن پر بم کی اطلاع کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چوکس کرا دیا گیا۔ اور اسٹیشن خالی کرا لیا گیا۔ لوگ سامان چھوڑ کر بھاگ اٹھے۔ چھان بین کی گئی لیکن بم کہیں نہ ملا۔

○ جی ایچ کیو کے ذرائع نے وضاحت کی ہے کہ نہ تو فوجی آپریشن روکا گیا ہے اور نہ ایم کیو ایم سے مذاکرات ہوئے ہیں فوج اپنے مقاصد کے حصول تک آپریشن جاری رکھے گی۔ سیلاب اترتے ہی آپریشن تیز ہو جائے گا۔ مجرموں نے دوسرے صوبوں میں پناہ لے رکھی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن کے تین ماہ گذرنے کے بعد نہ تو بڑی تعداد میں اسلحہ برآمد ہوا ہے اور نہ ہی جرائم پیشہ افراد گرفتار ہوئے ہیں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پانچ بڑی شخصیتوں کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا۔ جرائم پیشہ بھاگ کر دوسرے صوبوں میں چلے گئے ہیں۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ حکمت یار گروپ کو دوبارہ حکومت میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ یہ گروپ مذاکرات کے باوجود ابھی تک افغان عوام کو اپنے راکٹوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ حکمت یار نے کہا ہے کہ ہمارے بغیر افغان حکومت نہیں چل سکتی۔ ازبک ملیشیا کے کابل میں رہنے تک گولہ باری جاری رہے گی۔

○ بنک افسروں نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے بھوک ہڑتال جاری رکھی ہے۔

○ کراچی میں سیشن جج کے بعد علاقہ مجسٹریٹ نے بھی ایم کیو ایم کے الطاف حسین کے خلاف مقدمہ سننے سے انکار کر دیا ہے۔ قبل ازیں انسداد دہشت گردی کی عدالت نے یہ مقدمہ سیشن جج کے سپرد کیا تھا جنہوں نے یہ مقدمہ علاقہ مجسٹریٹ کے سپرد کر دیا۔

○ بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں اور فوج بھیج دی ہے۔

نورکاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے ربوہ کا مشہور عالم و مقبول ترین کاجل بیسیوں جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے خارش، پانی بہنا، پھپھنی اور ناخونہ میں مفید ہے۔ نوزائیدہ بچوں کو بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ سٹاکسٹوں اور جنرل سٹورز کے ہاں بھی دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور

دفتر فون نمبرز ۲۲۳۶۹۰-۲۲۲۳۸۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰ - ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۹۹۱

پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی ۱۰۹/C ماڈل ٹاؤن لاہور

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا

بہترین مرکز

لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ۔ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص، جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام

حبہ بوتیک ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور ربوہ